سوال

ز کے بعد (617) کار

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ز کے بعد مسنون اذکار

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر (اللہ اکبر کی آواز) سے پہچان لیتا تھا۔ (أحمد، ترمذي)

ں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا چاہیے۔

2 : ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) پھر (یہ) پڑھتے :

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ))

ہے ''یا اللہ! تو (ہی) سلام ہے) سے سلامتی ہے، اے ذوالجلال والاکرام! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔'' (صحیح بخاري)

: دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ :

س طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اضافہ کر رکھا ہے، اسی طرح اس دعا میں بھی لوگوں نے زیادتی کی ہوئی ہے۔ وہ زیادتی ملاحظہ ہو :

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ)) یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ آگے : ((وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ)) عام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زیادتی کی

3 :

((رَبِّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ))

رنے، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔'' (سنن النسائی)

4 ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ))

ہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔'' (صحیح بخ

5 :

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ، وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ))

، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رکنا اور عبادت پر قدرت پانا، صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں ہر نعمت کا مالک وہی ہے اور سارا فضل

6 :

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ اِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ))

ں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے رذیل عمر (زیادہ بڑھاپے) کی طرف پھیر دیا جائے اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذابِ قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (صحیح بخاري)

7 :

((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ بار ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) ۳۳ بار اور ایک بار ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ))

سے) پاک ہے۔ ساری تعریف اللہ کی ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ساری بادشاہت اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

، گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں۔ (صحیح مسلم)

ب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جو شخص فرض نماز کے بعد ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ بار ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ بار ((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) ۳۴ بار

8۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ (سنن ابی داود)

(اللہ کی پناہ میں دینے والی سورتیں) یہ ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں ((قُلْ اَعُوْذُ)) ہے انہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے، یعنی قرآنِ پاک کی آخری دو سورتیں جو حسب ذیل ہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (١) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (٢) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (٣) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ (٤) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (٥)

ے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

نگتا ہوں صبح کے رب کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے (یعنی جادو، ٹونا کرنے، کرانے والوں کے شر سے۔) اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (١) مَلِکِ النَّاسِ (٢) اِلٰهِ النَّاسِ (٣) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (٤) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (٥) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (٦)

ے (شروع کرتا ہوں) جو بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

ں کے رب کی۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے (اصل) معبود کی۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں (دلوں) میں وسوسے (اور برے خیالات) ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

9۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔'' (سنن النسائی)

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (٢٥٥)

، ہے۔ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ وہ اونگھتا ہے، نہ سوتا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکتا ہے؟ وہ جانتا ہے، جو کچھ ان سے پہلے گزرا اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے (معلو

ں حفاظت کر سکتا ہے کیا وہ ایک انسان یا اس کی کار کی حفاظت نہیں کر سکتا؟ یقیناً کر سکتا ہے، پھر وہ اپنی حفاظت کے لیے جائز اسباب کی بجائے شرکیہ اسباب کیوں اختیار کرتا ہے؟ اس مقصد کے لیے مختلف کڑے اور انگوٹھیاں کیوں پہنتا ہے؟ دھاگے کیوں باندھتا ہے؟ اپنی گاڑی پر جوتے یا چیتھڑے کیوں لٹ

سلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے، تو اللہ کی طرف سے اس کے لیے محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور طلوع فجر تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔'' (سنن النسائی)

دِینِی الَّذِی جَعَلْتَہٗ لِی عِصْمَۃً وَأَصْلِحْ لِی دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیھَا مَعَاشِی، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ))

سنوار دے، جس کو تو نے میری حفاظت کا سبب بنایا ہے اور میری دنیا (بھی) سنوار دے، جس میں تو نے میری روزی پیدا کی ہے۔ اے اللہ! میں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تیرے (کرم کے) ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں جو چیز تو عطا

فتاویٰ علمائے حدیث

1،

محدث فتویٰ